احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۱۸ نبوت ۱۳۷۱ ہش، ۱۸ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا ہے۔ اسکا دامن نہ چھوڑو

اللہ تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا ہے۔ وہ تو بڑا دیالو ہے۔ اس کے خزانے تو کبھی خالی نہیں ہوتے۔ تمہارے خزانے خالی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تم اس کا دامن نہ چھوڑو۔ اسی میں تمہاری بھلائی اور خوشحالی کے سامان ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس مسئلہ کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیشہ آپ کو رکھے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں۔ جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۷۱)

جماعت احمدیہ کا ۹۲واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ فتح / دسمبر ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جا رہی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر واقف زندگی فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مورخہ ۱۴ نومبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوید احمد عطا فرمایا ہے نومولود محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کا پہلا پوتا اور مکرم ملک ظفر احمد خان صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب نعیم کے بیٹے مکرم ڈاکٹر لئیق احمد طاہر صاحب آف کینیڈا اور عزیزہ فرزانہ طاہر بنت مکرم ڈاکٹر مجید اللہ صاحب آف جہلم کو ۷ نومبر ۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نبیل احمد طاہر نام عطا فرمایا ہے مکرم نعیم احمد صاحب نعیم کے والد محترم نے چند سال پیشتر راہ مولا میں اپنی جان کی قربانی پیش کی تھی۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

بچپن سے ہی زبان اور دل کو پاک رکھنا سیکھیں

اقتباس از تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

"آج میں آپ کو یہ مضمون سکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کی یہ عمر اپنے رب سے محبت کرنے کی عمر ہے۔ اور ان عادات کے پیدا کرنے کی عمر ہے جن کے ساتھ اپنے رب سے پیار کیا جاتا ہے۔ پس اپنے رب سے پیار کرنا شروع کریں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے کچھ بنیادی صفات ہونی چاہئیں۔ ان صفات میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ اپنے دل کو پاک رکھیں مہمان نے آنا ہوتا ہے تو گھر والے صفائی کیا کرتے ہیں بعض بڑے گندے گھر ہوا کرتے ہیں۔ ان کو بھی مائیں دھو لیتی ہیں۔ صاف کر لیتی ہیں کہ کوئی بُو نہ آئے۔ معزز مہمان گھر میں آرہا ہے۔ برات آتی ہے تو دیکھیں کیسے گھر سج جاتے ہیں تو کیا اللہ ہی وہ مہمان ہے جس کے لئے گھر کو گندا رکھا جائے اور پرواہ نہ کی جائے اور کہا جائے کہ پھر بھی تو داخل ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ہم پھر بھی گندے کے گندے ہی رہیں گے۔ لیکن خلوص نیت کے ساتھ اپنی زبان۔ اپنے دل کو پاک کرنے کی کوشش تو ضروری ہے۔ اپنی زبان۔ اپنے دل کو پاک کرنے کی کوشش تو ضروری ہے۔ اسی زبان سے آپ ذکر الٰہی کریں گے۔ اسی زبان سے اللہ کا شکر ادا کریں گے جو برتن کسی اچھے کام کے لئے استعمال کیا جائے اس کو گندے کام کے لئے استعمال نہیں کیا کرتے۔ کبھی کسی ناپاک برتن میں کسی کو کھانا کھاتے دیکھا ہے؟ کتوں کے برتن الگ ہوتے ہیں۔ انسانوں کے برتن الگ ہوتے ہیں۔ گندگی کے لئے برتن الگ ہوتے ہیں۔ اچھے کاموں کے لئے برتن الگ ہوتے ہیں تو جب ہر برتن ایک خاص مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے تو زبان کا برتن بھی جس سے ذکر الٰہی ہونا چاہیئے اس کو صاف اور پاک رکھنا آپ کا فرض ہے لیکن ایسی حیرت انگیز اور دکھ والی باتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض دفعہ ربوہ کے محلوں میں بچے رستوں میں گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور غلیظ گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اس سرزمین میں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ احمدی ماں کا بچہ گالی دے بعد میں پتہ چلتا ہے کہ مائیں خود بدزبان ہیں۔ دراصل زہر کا یہی وہ سرچشمہ ہے جو بچوں کی بدقسمتی سے پھوٹا ہوتا ہے۔ ماؤں کو خدا نے رحمت کا چشمہ بنایا تھا لیکن بعض مائیں اپنی اولاد کے لئے زہر کا چشمہ بن جاتی ہیں وہ دودھ پلانے کی بجائے بچوں کو کس پلاتی ہیں اپنے بچوں کو سم یعنی زہر پلاتی ہیں۔ چنانچہ بے چارے ایسے ہی بچوں کی زبانیں خراب ہو جاتی ہیں۔ میں آپ بچوں سے کہتا ہوں کہ بھول جائیں ایسی ماؤں کو ان سے رحمت تو وصول کریں اگر وہ ملتی ہے لیکن روک دیں اس زہر کو جو وہ پلانا چاہتی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۱۸۔ نومبر ۱۹۹۲ء

آئیے سیر کریں

آئیے سیر کریں۔ یوں تو باغوں میں لوگ اکیلے بھی گھومتے پھرتے اور ورزش کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن اگر سیر میں کچھ دوست بھی شامل ہوں یا اکٹھے سیر کی جائے تو اس کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ سیر میں طرح طرح کے موضوع زیر بحث آتے ہیں۔ کچھ ایسے جن میں ہمارے خیالات سے دوسرے ساتھی محظوظ ہوتے ہیں۔ اور کچھ ایسے جن میں دوسروں کے خیالات سے ہم محظوظ ہونگے اور اس طرح دنیا بھر کی باتیں ہونگی اور لطف آئے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر آپ اپنی سوچ میں مگن رہنے والے انسان ہیں تو پھر بھی آپ اکیلے سیر نہ کریں۔ کریں اور ضرور کریں اور سیر کے دوران سوچتے ہی رہیں۔ پرانی باتوں کی توثیق کریں اور نئے نئے نکتے پیدا کریں۔ یہ طریق بھی خاصا مفید ہے۔ اگرچہ شائد یہ کہنا غلط نہ ہو گہ سوچ کی بہت زیادہ گہرائی میں بھی نہ جائیے۔ تاکہ سیر پر بُرا اثر نہ ڈالے۔ ذہن کو صاف رکھئے اور ہلکا پھلکا۔ سیر کی افادیت سے تو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اپنے اپنے حالات کے مطابق بعض لوگ سیر کے لئے وقت نکال سکتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسا نہیں کر سکتے اور بعض اوقات بالکل تھوڑی سی سیر کرتے ہیں۔

سیر کی بات ہم نے شروع اس لئے کی ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ نے بھی احباب جماعت کی سیر کا ایک پروگرام بنایا تھا۔ اس سیر میں سیر کی جملہ باتوں کے علاوہ ایک نئی بات بھی شامل تھی اور وہ یہ کہ ہر سیر کرنے والا سیر کے دوران اللہ تعالیٰ کے جلووں کو پیش نظر رکھے اور جلووں کو اپنے ذہن میں دوام مہیا کرنے کے لئے انہیں ضابطہ تحریر میں لائے۔ اور پھر یہ تمام پرچے جن پر سیر کے اثرات اور اللہ تعالیٰ کے جلووں کی تفصیل درج ہوتی تھی۔ باقاعدہ امتحانی پرچوں کی طرح دیکھے جاتے تھے اور نمبر دئے جاتے تھے۔

سیر کی افادیت میں یہ گرانقدر اضافہ ہے اور ہم چاہیں گے۔ کہ ہم اس کو قائم رکھیں۔ نمبر لگانے کی بات نہ بھی ہو تو کم از کم اتنا تو ہو کہ ہم سیر کریں۔ سیر میں خدا تعالیٰ کے جلووں کو محسوس کریں۔ اور تفصیل سے نہیں تو کم از کم ان کے نوٹ تو اپنی ڈائریوں میں محفوظ رکھیں۔ اس سے سیر کی افادیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

دیکھ لی ہے جس نے تقویٰ کی ڈگر
ہوگئیں اس کی دُعائیں زُود اثر
پا لیا اس نے رگِ جاں کے قریب
پڑ گئی اس کی حقائق پر نظر

ابوالاقبال

بادبانوں کے سہارے جو سفر کرتے ہیں
زندگی اپنی ہواؤں میں بسر کرتے ہیں

جن کے ہونٹوں پہ ہے صدیوں سے فقط ایک ہی بات
بات کرنا نہیں آتی اُنہیں پر کرتے ہیں

ہم نے بازی تو لگا دی ہے متاعِ جاں کی
دیکھئے تیر کا رُخ اب وہ کدھر کرتے ہیں

کروٹیں لے کے زمانے کا عجب حال ہُوا
جو نہ کرنا ہو اسے بارِ دگر کرتے ہیں

اور کیا ہوگی بھلا مجھ سے محبّت کی دلیل
آپ خود میرے لئے سینہ سپر کرتے ہیں

مَیں تو کچھ بھی نہیں کہتا کہ عدو کو کیا ہو
اُس پہ لیکن مرے حالات اثر کرتے ہیں

آپ سے کس نے کہا ہم نے شکائت کی ہے
ہم طراوت کے لئے آنکھ کو تر کرتے ہیں

آسماں گر کے بھی ان پر اثر انداز نہیں
وہ تو ہر بات کو یُوں صرفِ نظر کرتے ہیں

ظلمتِ شب کا یہ اندازہ، رہے گی تا حشر
ہم کسی وقت بھی اُمیدِ سحر کرتے ہیں

راگنی وقت کی ہم سے تو الاپی نہ گئی
وہ کریں ہم کو اگر مُلک بدر کرتے ہیں

ہے نسیم ان کا تصوّر بھی تذبذب کا شکار
کر نہیں پاتے کوئی بات مگر کرتے ہیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

اس میں بنی اسرائیل کے بعض ایسے خیالات کو رد کیا گیا ہے جو ان کو بدیوں پر دلیر کرتے تھے اور نیکیوں سے محروم کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے مختلف گروہوں کے غلط خیال اس بارہ میں یہ تھے

(۱) ان کے گناہوں کا بار کوئی دوسرا وجود اٹھا لے گا۔

(۲) ان کے بزرگ ان کی شفاعت کر کے انہیں بچالیں گے۔

(۳) ان کو بعض نیکیاں حاصل ہیں جو ان کے گناہوں سے بہرحال زیادہ رہیں گی اور گناہوں کا بدلہ دے کر بھی وہ جنت کے مستحق رہیں گے۔

اس میں ان خیالات کا رد کیا گیا ہے۔ تا بنی اسرائیل کو نیکی کا اصل مفہوم معلوم ہو۔ اور وہ صداقتوں کا انکار کر کے تباہ نہ ہو جائیں۔

اس کا مضمون سمجھنے کے لئے اس امر کو سمجھنا ضروری ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ امر مرکوز ہے کہ وہ اعلیٰ روحانی مقام کو حاصل کرے۔ متمدن اقوام ہوں کہ غیر متمدن قبائل سب میں یہ احساسِ کمال کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ افریقہ کے حبشی ہوں یا میکسیکو کے قدیم باشندے یا آسٹریلیا کے ابتدائی نسلوں کے آدمی سب اس خواہش سے متاثر نظر آتے ہیں۔ بعض میں یہ احساس معین صورت میں پایا جاتا ہے اور بعض میں مبہم صورت میں۔ مگر پایا سب میں جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس احساس کو نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ "اور یاد کر جبکہ تیرے رب نے تمام انسانوں کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو لیا اور انہیں اپنی جانوں پر گواہ بنایا۔ اور فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ سب نے کہا کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ اے لوگو یہ ہم نے اس لئے کیا تا تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم تو اس امر سے غافل تھے یا یہ نہ کہو کہ ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا۔ اور ہم ان کے بعد آنے والی نسل تھے۔ اس لئے لازماً ہم ان کے خیالات سے متاثر ہوئے پھر کیا تو ہم کو ان جھوٹ بولنے والوں کے جرم کے بدلہ میں سزا دے گا۔ اس میں نہایت لطیف استعارہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ ہر انسان اپنے آباء کی پیٹھوں سے ہی یعنی پیدائشی طور پر توحید کا اثر لے کر نکلتا ہے اور شرک کا رنگ بعد میں اس کے پیدا ہونے کے بعد اس کے ماں باپ اس پر چڑھاتے ہیں اگر توحید کا اثر خدا تعالیٰ نے فطرتِ انسانی پر نہ ڈالا ہوتا تو انسان شرک کرنے میں معذور ہوتا لیکن اس نے توحید کا اقرار پیدائشی طور پر اس کے اندر رکھ کر ہر انسان پر حجت کر دی ہے اب نہ تو وہ ناواقفی کا عذر کر سکتا ہے اور نہ اپنے ماں باپ کے اثر کا عذر پیش کر سکتا ہے اس فطری اثر کو ہم ہر قوم اور ہر قبیلہ میں محسوس کرتے ہیں۔ ہمیشہ سے انسان اپنے پیدا کرنے والے خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا آیا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ لگن فطرت میں پائی جاتی ہے اور کہیں باہر سے نہیں آئی لیکن اس کے ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی سستی غفلت یا سہل انگاری کی وجہ سے اس مقصد کو پانے کے لئے سہل راستے تلاش کرتا رہتا ہے فلسفیانہ رنگ کے لوگ اس خواہش کو اس طرح پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو چونکہ اس دنیا کے ماحول میں پیدا کیا ہے اس لئے وہ ہم سے صرف اسقدر امید کرتا ہے کہ ہم اچھے شہری ہو کر رہیں۔ اگر ہم اس مقصد کو پورا کر دیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر ذمہ واریاں ہیں سب ادا ہو جاتی ہیں۔ جو فلسفی نہیں وہ مختلف قسم کی عارضی قربانیوں سے (انہوں نے کہا ہاں) کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں بعض وقت ظاہر میں بڑی نظر آتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً اصل قربانی کا چھوٹا قائم مقام ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض لوگ بجائے مستقل نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے اور رات اور دن اپنے نفس کی اصلاح اور اپنی خواہشات کی قربانی کا کٹھن راستہ طے کرنے کے اپنے بعض اعضاء کاٹ دیتے ہیں اور اسے اس دائمی اور پوری قربانی کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ذمہ حقیقی پاکیزگی کے حصول کے لئے مقرر کی ہیں۔ بعض لوگ شہوانی جذبات کو دبانے کی طاقت نہ پا کر اس عضو کو جو اس کا ذریعہ ہے کاٹ دیتے ہیں۔ بعض لوگ غیبت، جھوٹ اور بدکلامی سے رکنے کی ہمت نہ دیکھ کر اپنی زبان کٹوا دیتے ہیں۔ بعض دنیا میں رہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے ذکر کی طاقت نہ پا کر جنگلوں اور پہاڑوں میں نکل جاتے ہیں اور کبھی ننگے رہ کر اپنے خیال میں آسائش کی قربانی کرتے ہیں اور کبھی سر کے بل لٹک کر اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (جیسا کہ ہندوؤں میں دیکھا جاتا ہے) لیکن یہ سب طریقے اپنے اصلی فرائض سے بھاگنے کے مترادف ہیں اگر اللہ تعالیٰ انسان کی تکمیل کو ان چیزوں پر منحصر رکھتا تو اسے ایک متمدن انسان پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر تبتل یعنی نکاح سے بچنا نیکی کا اصل ذریعہ ہے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ دنیا کے کامل کرنے کا ذریعہ اسے فنا کرنا ہے جو کہ بالوضاحت باطل ہے۔ اگر تبتل ہی انسانی زندگی کا کمال ہے تو سب انسانوں کو کامل ہونا چاہیئے اور اگر سب انسان ہی تبتل اختیار کریں تو ایک نسل میں ساری دنیا ختم ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تبتل کمال کا ذریعہ نہیں بلکہ کامل لوگ تبتل سے کام لیتے ہیں لیکن یہ خیال بھی بالوضاحت باطل ہے۔ کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ کاملوں کی نقل اس دنیا میں نہ کریں اور ناقصوں کی کریں حالانکہ جانوروں میں اچھے گھوڑے اچھے بیل اور اچھے بھینسے اور اچھے اونٹ اور اچھے بکرے سے نسل لی جاتی ہے کیونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے اچھی نسل چلتی ہے۔ یہی طریق پھل دینے والے درختوں اور پھول لانے والے پودوں میں اختیار کیا جاتا ہے اور یہی طریق اناج اور سبزی ترکاری پیدا کرنے میں اختیار کیا جاتا ہے پھر کس طرح ممکن ہے کہ اچھا اناج اچھے بیج سے اور اچھا پھل اچھے درخت کے پیوند سے اور اچھا جانور اچھے سانڈ سے پیدا ہو لیکن انسانوں میں سے اچھے لوگوں کو تو بے نسل رکھا جائے اور ناقص انسانوں سے نسل لی جائے۔ یہ ایسا غلط خیال ہے کہ کوئی معقول انسان اسے مان نہیں سکتا۔ بعض قوموں میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کے غضب سے بچنے کے لئے اولاد کی قربانی دی جاتی تھی۔ قریباً دنیا کے ہر ملک میں اسکی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

اس رسم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رویاء میں اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے کا حکم دیا تا کہ ان کا ایمان دنیا پر ظاہر ہو جائے اور اس رسم کو بھی ہمیشہ کے لئے ہٹا دیا جائے۔ بعض قوموں میں مجرموں یا اجنبیوں کو پکڑ کر قربانی میں پیش کیا جاتا تھا۔ یہ سب غیر طبعی اور غیر حقیقی اور غیر معقول خیالات تھے جو ایک طرف خدا تعالیٰ کی صفات اور دوسری طرف انسانی فطرت کی پاکیزگی کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتے رہے۔ اگر یہ لوگ غور سے کام لیتے تو سمجھ جاتے کہ یہ طریق تکمیل کا نہیں ہے۔ تکمیل کا طریق دائمی طور پر بُرے جذبات سے چوکس رہنا اور ان سے بچنے کے لئے اپنے نفس سے برسرپیکار رہنا اور اس کے ساتھ متواتر اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت رکھنا اور اسکی مدد حاصل کرنا ہے۔

جہاں مذہب کے متعلق تفصیلی تعلیم نہ رکھنے والے گروہوں میں اوپر کے غلط خیال پھیلے ہوئے ہیں۔ وہاں مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنی ضمیر کو تسلی دینے کے لئے اور تکمیل انسانی کی حقیقی جنگ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان تین طریقوں کو ایجاد کر رکھا ہے۔ جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ جن قوموں میں کوئی مکمل شریعت نہیں ان میں یہ خیالات نہیں پائے جاتے ان میں بھی ان خیالات کے پردے میں اپنے نفس کے خواطر کو چھپایا جاتا ہے لیکن تفصیلی مذاہب کے پیروؤں میں ان امور کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے اور دوسرے امور کو کم۔ اس آیت میں اصل مخاطب بنی اسرائیل ہیں اور وہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے اس وقت دو حصوں میں تقسیم تھے ایک یہود دوسرے نصاریٰ ان دونوں قوموں میں حقیقی نیکی کے مٹ جانے پر تنزل کے زمانہ میں یہ خیالات زور پکڑ گئے تھے۔ وہ ہر وقت چوکس رہ کر اور رات دن اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار رہ کر اس کو پانے کی بجائے یہ سمجھنے لگے تھے کہ اگر وہ شریعت اور آسمانی طریق کو نظر انداز بھی کر دیں تو کوئی حرج نہیں انہیں یا تو بزرگوں کے کفارہ کے ذریعے سے نجات حاصل ہو جائے گی یا بزرگوں کی شفاعت سے یا پھر ان نسلی تعلقات سے جو انہیں حاصل ہیں اور یا ان کی قربانیوں کی وجہ سے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

کلنٹن کا عزم

صدر بش کو شکست دے کر بل کلنٹن جن کا تعلق ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے نئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں ڈیموکریٹک پارٹی کو ۱۶ سال کے بعد یہ موقعہ ملا ہے کہ ان کا نمائندہ وائٹ ہاؤس میں رہائش اختیار کرے اور امریکہ کے لئے اقتدار کے فرائض سرانجام دے۔ بل کلنٹن نے منتخب ہو جانے کے بعد پہلی غیر رسمی تقریر میں کہا کہ ان کی تمام سکیمیں اس بات کے گرد گھومیں گی کہ انہوں نے ایک نئے امریکہ کی تخلیق کرنی ہے۔

آپ نے اپنے امریکی ساتھیوں سے کہا کہ آج کے دن ہماری امیدیں بلند و بالا ہیں۔ ہمارے دل بہادرانہ عزائم سے پُر ہیں۔ اور ہمارے ساتھ ایک بہت بڑی اکثریت شامل ہے۔ امریکیوں نے مجھے ووٹ دے کر ایک نئے امریکہ کے آغاز کا عزم کیا ہے۔ آپ نے ارکنساس جو لٹل راک کا دارالحکومت ہے اور جہاں کے وہ باشندہ ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ میرے عظیم ساتھی ہیں ہم اکٹھے مل کر اور اسی طرح جارج بش کے ساتھی بھی ہمارے ساتھ مل کر اور آزادانہ امیدوار راس پیروٹ کے ساتھی بھی ہمارے ساتھ مل کر ہم ایک نئے امریکہ کی تشکیل کریں گے۔ آپ نے اپنے خاندان اپنی اہلیہ اپنے سسرالی رشتہ داروں اپنے دوستوں اور آپ کو ووٹ دینے والوں کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم سب لوگ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں اور ہم تہہ دل سے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی کوشش کریں گے۔ ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہوگی کہ ہم تمام لوگوں کو اکٹھا کریں۔ اگرچہ آپس کے اختلافات تو موجود ہوتے ہی ہیں۔ لیکن ان اختلافات کو ہم اپنی طاقت بنا کر دکھانا چاہیں گے۔ آپ نے کہا کہ دنیا روز بروز چھوٹی ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس چھوٹی ہوتی چلی جانے والی دنیا میں ہر شخص ایک خاص اہمیت کا مالک ہے اور ہر شخص امریکہ کے خاندان کا فرد ہے۔

اس کے بعد آپ نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان کی بہبود کے لئے سب کچھ کر گزریں گے۔ انہوں نے اس ارادے کا بھی اظہار کیا کہ وہ دنیا بھر میں امن کے قیام کی کوششوں میں مصروف رہیں گے۔ ان کی خواہش ہے کہ ساری دنیا امن و امان کے ساتھ زندگی گذارے اور اپنی ہر ترقی کے موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھائے ہم ان باتوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے رکھیں گے۔

وزیر ثقافت کا بیان

وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے وفاقی وزیر ثقافت و صنعت شیخ رشید احمد نے اس بات کی تردید کی کہ سندھ میں انسانی حقوق پامال کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ قاتل اور تشدد پسند لوگوں کے حقوق کی بات کرنے کے لئے آگے آ رہے ہیں چاہیئے تو یہ کہ اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ ظالم کون ہے۔ اور مظلوم کون۔ اور اس بات میں بھی امتیاز کیا جائے کہ چور کون ہے اور چوکیدار کون۔ امن پسند کون ہے اور تشدد پسند کون۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ دستوری اور انسانی حقوق میں یقین رکھتے ہیں وہ جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں۔

شیخ رشید نے کہا کہ سندھ میں یا ملک کے کسی اور حصہ میں نہ دستور کی خلاف ورزی ہو رہی ہے نہ انسانی حقوق کی پامالی۔ جب ان سے کہا گیا کہ وہ الطاف حسین کے اس بیان پر تبصرہ کریں کہ عدالتوں کے فیصلوں کی پابندی نہیں کی جا رہی اور ایم کیو ایم کے اراکین کو ایک بہت بڑی تعداد میں حراست میں لیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ عدالتی فیصلوں کی ملک بھر میں پابندی ہو رہی ہے۔ البتہ ایسا ممکن ہے کہ جن لوگوں کے متعلق تحقیقات کی ضرورت ہے وہ کسی مقدمہ میں مطلوب ہوں تو انہیں بلایا جانا چاہیئے لیکن کسی شخص کو چوبیس گھنٹوں سے زیادہ وجہ بتائے بغیر حراست میں نہیں رکھا جا سکتا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ حکومت کی کسی سرکاری ایجنسی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ غیر انسانی اقدام کرے گی۔ میں اپنی ذاتی اور سرکاری حیثیت سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی شخص سے غیر انسانی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ عدالتیں آزاد ہیں۔ اور اگر کہیں کوئی ایسی بات نظر آئے تو اسے حکومت کے نوٹس میں لانا چاہیئے۔ جب ایم کیو ایم کے لیڈر کے اس الزام کے متعلق پوچھا گیا کہ جس طرح حکومت فوج کو سندھ میں استعمال کر رہی ہے اس سے اس کا تاثر خراب ہو رہا ہے تو وزیر موصوف نے کہا لوگ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ فوج نے سندھ میں کتنی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک میجر کو موت کی سزا سناتے ہوئے اور دوسرے فوجی افسروں کو قید کی سزائیں دیتے ہوئے فوج نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انصاف کے دروازے کہیں بھی بند نہیں ہیں۔ شیخ رشید احمد نے اس بات کی طرف توجہ مبذول کروائی کہ فوج کو اس وقت بلایا گیا تھا جب علاقائی حالات بہت خراب ہو چکے تھے اب سندھ میں حالات معمول پر آ رہے ہیں۔

روس کیلئے امداد

کبھی تیسری دنیا کے ملکوں کو گاہے بگاہے دھمکایا جاتا تھا کہ اگر انہوں نے یہ نہ کیا یا وہ نہ کیا تو ان کی امداد بند کر دی جائے گی لیکن اب روس کو جو سوویت یونین کی حیثیت سے ایک سپر پاور سمجھی جاتی تھی امریکہ کی طرف سے یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ اگر اس نے تین بالٹک ممالک سے اپنی فوجوں کی واپسی کا عمل دوبارہ جاری نہ کیا تو اس کی امداد بند کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس میں "تاخیر ہوئی" تو اقوام متحدہ کی امداد بھی ماسکو کو نہیں ملے گی۔ امریکہ کے متعلقہ محکمہ کے نمائندے جوزف سنائیڈر نے کہا کہ روس نے فوجوں کی واپسی کا عمل معطل کر کے ہمیں مایوس کیا ہے۔ امریکہ نے اپنی تشویش کا کھل کر اظہار کر دیا ہے اور ماسکو سے گفت و شنید میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے۔ تین ریاستوں نے یعنی لتھوانیا لٹویا اور اسٹونیا میں ۵۸،۰۰۰ سابق سوویت یونین کے فوجی موجود ہیں جبکہ یلسن نے فیصلہ کیا کہ ان کی واپسی روک دی جائے ان میں سے ۲۴،۵۰۰ لتھونیا میں تھے اور تقریباً اتنے ہی لٹویا میں اور ۹،۰۰۰ فوجی اسٹونیا میں تھے۔ یہ وہ فوجی ہیں جنہوں نے سوویت یونین کے نام پر ان ملکوں میں اپنے قیام کو ضروری قرار دیا ہوا تھا۔ اب چونکہ سوویت یونین ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور اس کا نام ونشان بھی باقی نہیں ہے۔ اور ان ملکوں نے آزادی کا اعلان کر دیا ہوا ہے اس لئے ان فوجوں کا وہاں رہنا کسی طرح بھی جواز مہیا نہیں کر سکتا۔

امریکی کانگریس نے ۴۱۷ ملین ڈالر کی اقتصادی امداد پندرہ ملکوں کو دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ وہ پندرہ ملک ہیں جو سابق سوویت یونین کی توڑ پھوڑ کے بعد بنے ہیں۔ اس میں سے روس کا بھی خاصا حصہ بنتا ہے اور اگر سابق سوویت یونین کے فوجی ان تین ملکوں سے نہ نکلے تو روس یعنی وہ علاقہ جس کے یلسن صدر ہیں اس کی امداد کا حصہ روک لیا جائے گا۔ روس کو صرف اتنی ہی امداد دی جائے گی جتنی انسانی ہمدردی کے واسطے سے دی جانی چاہیئے۔

اسرائیل / اردن

بتایا گیا ہے کہ اسرائیل اور اردن نے آپس میں تعلقات بہتر بنانے کے لئے اور مشرق وسطیٰ میں امن کی کوششوں کو آگے بڑھانے کے لئے ایک معاہدہ طے کر لیا ہے۔ اس معاہدے میں ایجنڈے کی تفصیلات بھی بتائی گئی ہیں اور طریق کار بھی۔ کہا جاتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی جو کوششیں ہو رہی ہیں ان پر ایک سال گذر جانے کے بعد یہ معاہدہ ایک بہت اچھی علامت ہے۔ اس معاہدے کی دونوں حکومتوں کی طرف سے توثیق تو باقی ہے لیکن اس بات پر یقین کیا جا رہا ہے کہ توثیق ضرور ہو جائے گی۔ یہ دونوں ملک پہلے تو دشمن تھے۔ اب دوستی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ اور سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ یہ دوستی مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے خاصی مفید ہو سکتی ہے۔ اسرائیل کی نئی پالیسی یہ ہے کہ قیام امن کی کوششوں میں جو عرب شامل ہیں ان کے ساتھ اجتماعی گفت و شنید ہونی چاہیئے۔ اس کا خیال ہے کہ الگ گفت و شنید کا یہ فائدہ ہوگا کہ یہ ملک اپنا اپنا مفاد پیش نظر رکھتے ہوئے کسی اجتماعی دباؤ کے بغیر کچھ فیصلے کر سکیں گے۔ اس وقت اسرائیل شام لبنان، اردن اور مغربی کنارہ غازہ پٹی کے فلسطینیوں سے الگ الگ گفت و شنید کر رہا ہے۔ جو معاہدہ طے پایا ہے اس سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ سات دور ہو چکے ہیں وہ اب کامیابی کی سمت بڑھ رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جب مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے اور اسرائیل اور عربوں کے تعلقات میں بہتری آجائے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں مصر نے تو پہلے ہی کیمپ ڈیوڈ کے ذریعے اسرائیل کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کر لیا ہوا ہے اگرچہ اب تک عرب ممالک میں صرف مصر ایک ایسا ملک ہے جس نے یہ معاہدہ کیا ہے۔

غانا کا نیا صدر

غانا کے لیڈر جیری رالنگز (RAWLINGS) دوبارہ ملک کے صدر بن گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی یہ کامیابی جو پہلے دو دفعہ تو بندوق کی نالی کی وجہ سے ہوئی تھی اب ووٹوں کے ذریعے ہوئی ہے۔ صدارتی انتخاب میں انہیں ۵۸،۵ فیصد ووٹ ملے۔ ان کی عمر ۴۵ سال ہے اور وہ پیشہ کے لحاظ سے فلائٹ لیفٹیننٹ ہیں ان کے ماں باپ میں سے ایک سکاٹش ہیں۔ اور دوسرا غانا کا۔ کہتے ہیں کہ غانا میں یہ انتخاب ۱۴ سال کے بعد ہوئے ہیں۔ ان کا سب سے قریبی حریف البرٹ آڈو گو ہے کو صرف ۳۰،۲ فیصد ووٹ ملے۔ غانا کے الیکشن کمیشن رالنگز کی کامیابی کا تو فوری طور پر اعلان کرنا چاہتے تھے لیکن تاخیر اس لئے کی گئی کہ انتخابات کے خاتمے کے ساتھ ہی ملکی حالات میں بدمزگی پیدا ہو گئی۔ مخالف پارٹیوں نے یہ الزام لگایا کہ یہ انتخابات دھاندلی کی پیداوار ہیں۔ اور حکومت نے لڑائی جھگڑے کو روکنے کے شام سے صبح تک کا کرفیو نافذ کر دیا۔ یہ کرفیو کماسی میں نافذ کیا گیا ہے۔ جہاں مسٹر آڈو کے حامی فسادات برپا کر رہے ہیں جہاں تک بیرونی ایجنسیوں کا تعلق ہے ان سب نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ اگرچہ انتظامی مشکلات تو تھیں لیکن انتخابات خاصے منصفانہ ہوئے ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ مخالفین کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی اور جیری رالنگز صدارت کے عہدے پر فائز ہو جائیں گے۔

مسلمان ممالک کا دورہ

گذشتہ روز ڈاکٹر لیث صدیقی نے کہا کہ آسانی سے سمجھ آجانے والی سیدھی اور صاف بات ایک دوسرے تک بات پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے آپ نے کہا کہ زبانوں کے پڑھانے کی مہارت میں یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور خاص طور پر جب کسی بات کو بہت وسیع پیمانے پر پہنچانا ہو۔ ان کی مراد اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن تھی۔ آپ ایک ورکنگ سیشن میں حاضرین سے خطاب کر رہے تھے اس سیشن کا موضوع عوام الناس تک رسائی تھا۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ مختلف ثقافتوں کا آپس میں ملنا یا مختلف علاقائی زبانوں کا ایک دوسرے کے قریب آنا ایک نئی زبان پیدا کرتا ہے۔ ہم یہاں اس زبان کو پاکستانی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس نئی زبان میں ہماری مختلف ثقافتیں شامل ہوں گی اور اسی طرح ہمارے مختلف علاقوں کی زبانوں کے الفاظ بھی اس میں داخل ہوں گے۔ آپ نے کہا کہ کسی زبان کا معرض وجود میں آنا ایک قدرتی عمل ہے جو ایک خاصے لمبے عرصے پر محیط ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ دنیا کی ہر زبان اس عمل سے گذری ہے۔ اور اسی طرح ہر ثقافت بھی۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو زبردستی سے کسی علاقے میں سکھائی نہیں جا سکتیں۔ آپ نے بیوروکریٹس اور اوپر کے طبقے کے لوگوں کی اردو سے لاتعلقی کی مذمت کی اور کہا کہ ترقی یافتہ ممالک مثلاً جرمنی اور جاپان نے جو ترقی حاصل کی ہے وہ ان کی اپنی زبان کا نتیجہ ہے۔ اردو میں آپ نے کہا کہ بہت سا تحقیقی کام ہو چکا ہے اور حال ہی میں یونیسف نے ایک اردو ڈکشنری شائع کی ہے۔ اس میں وہ الفاظ بھی آتے ہیں جو بچے ۶ سال سے ۱۳ سال کی عمر تک بولتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایک زندہ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ اور میڈیا کا یہ فرض ہے کہ جو زبان بولی جاتی ہے اور سمجھی جاتی ہے وہی لکھی جائے۔

سیدھی اور صاف بات

اسلام آباد میں بتایا گیا ہے کہ عنقریب علماء کا ایک اعلیٰ سطحی وفد اسلامی ممالک کا دورہ کر کے انہیں اس بات کی تلقین کرے گا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ تجارت نہ کریں۔ اس وفد کی کوششوں کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کشمیر میں جرائم بند کرے۔ جو جرائم کشمیر میں کئے جا رہے ہیں۔ اور جس طرح وہ تشدد کے ساتھ یہاں کے باشندوں سے سلوک کرتے ہیں وہ بند کیا جائے۔ فی الحال یہ وفد مختلف اسلامی ممالک سے کیے جانے والی بھارت کی تجارت اور بھارتی باشندوں کی اسلامی ممالک میں بھرتی کے اعداد و شمار حاصل کر رہا ہے۔ ان کے ساتھ ہی وہ اس بات کا بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے کہ یہ لوگ کتنا روپیہ بھارت بھیجتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی وہاں کی حکومت کا مذہبی اقلیتوں سے اچھا سلوک نہیں ہے اور کشمیر میں تو جیسا کہ بتایا جاتا ہے نہایت ظالمانہ سلوک کر کے مسلمانوں کو دبایا جا رہا ہے۔ مولانا بشیر ہزاروی نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ جب وہ ان مسلم ممالک میں جائیں گے تو ان کی ملاقاتوں سے مثبت نتائج ظاہر ہوں گے۔ ان مسلم ممالک کو بتایا جائے گا کہ بھارت انسانیت کے خلاف کس قسم کے گھناؤنے جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اور بھارت میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ویڈیو فلم اور تصاویر اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں سے حاصل کیا ہوا روپیہ بھارتی فوج مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کرتی ہے۔ ان ممالک میں جا کر یہ وفد چیمبرز آف کامرس جیسی تنظیموں سے گفتگو کرے گا۔ جب ضروری معلومات حاصل کر لی جائیں گی تو فوری طور پر یہ دورہ شروع کر دیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی بنیاد پرستی اور اس کی اسلام مخالفت کارروائیوں سے بھی مسلمان ممالک کو آگاہ کرے گا۔

جان میجر اور ماس ترخت

گذشتہ دنوں برطانوی پارلیمنٹ میں ماس ترخت معاہدہ پہلی ریڈنگ کے لئے پیش ہوا تو جان میجر کو صرف تین ووٹوں کی برتری حاصل تھی۔ یہ مارجن اتنا تھوڑا ہے کہ کسی وقت بھی فیصلہ ان کے خلاف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جان میجر نے اس بل کے متعلق یہ پروگرام بنایا ہے کہ اگلے سال کی خزاں سے پہلے اس کی تیسری ریڈنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ہاؤس آف لارڈز میں اگلے سال جون کے بعد پیش کیا جائے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اراکین پارلیمنٹ کو غور و فکر کرنے کے لئے خاصا وقت ملنا چاہیئے۔ وہ لوگ جو اس کو مسترد کر چکے ہیں انہیں سمجھایا جا سکے کہ اس کے کیا فوائد ہیں۔

لیبر پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ تاخیری حربہ ہے اور ایسے حربے ملک کے لئے مفید نہیں ہوا کرتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ڈنمارک کے اس مسئلے پر دوسرے ریفرنڈم کے معاً بعد اسے برطانوی پارلیمنٹ میں لایا جائے۔ ڈنمارک نے پہلی دفعہ اس معاہدے کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن پھر فیصلہ کیا گیا کہ ایک دفعہ پھر ریفرنڈم کروایا جائے چنانچہ اس دوسرے ریفرنڈم کے معاً بعد برطانوی پارلیمنٹ میں یہ معاہدہ آجانا چاہیئے۔ لیکن وزیر اعظم جان میجر کو یہ خطرہ ہے کہ اس وقت جو فضا چل رہی ہے اس کے پیش نظر کہیں یہ بل مسترد نہ ہو جائے۔ اور ان کی حکومت پر برا اثر نہ پڑے۔ چنانچہ لیبر پارٹی بھی یہی کہتی ہے کہ یہ تاخیری حربے جان میجر کی حکومت بچانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔

اکرم ذکی / بطروس غالی

مسٹر اکرم ذکی امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل نے گذشتہ روز اس امید کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کشمیر کا مسئلہ حل کرانے میں گہری دلچسپی لیں گے۔ ان سے ۳۰ منٹ کی گفتگو کے نتیجہ میں مسٹر اکرم ذکی کہتے ہیں کہ بطروس غالی کو کشمیر افغانستان صومالیہ اور بوسنیا ہرزے گووینا کے متعلق خاصی تشویش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسی شخصیت ہیں جو اپنے ساتھ گفتگو کرنے والوں کو متاثر کر لیتے ہیں اس وقت انہیں ان ممالک کے متعلق پریشانی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ جب بھی وہ مناسب موقعہ دیکھیں گے ان ممالک کے مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔

اس گفتگو کے دوران مسٹر اکرم ذکی نے سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کو مقبوضہ کشمیر کے موجودہ حالات سے آگاہ کیا۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ گذشتہ ماہ لائن آف کنٹرول

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل حق — بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور

گاہے گاہے باز خواں

عالم ظاہر کے عوامل کا تجزیہ کریں۔ یا عالم غیب کے واضح اشاروں پر غور کریں سبق ایک ہی ملتا ہے جب قوم میں عصبیہ کی خو نہ رہے، قومی عزت اور وقار کو قائم نہیں رکھا جا سکتا، ماضی قریب میں ترک عصبیہ کی وجہ سے، اہل اسلام کی زبوں حالی کئی دفعہ سامنے آئی، عیسائی قوتوں نے بہانہ بنا کر عراق کی عسکری قوت کو تباہ کیا، لاکھوں مسلمان موت کے گھاٹ اترے، دنیائے اسلام چپ سادھے دیکھتی رہی، ہماری اسلامیہ جمہوریہ کے ارباب اختیار نیمے دروں، نیمے بروں رہے۔ نگاہ ان کی عالمی جبر کی حامل افرنگی قوتوں کی جبیں پر رہی، ہمیں اس جبیں پر کوئی شکن گوارا نہ تھی وہ مفتی تمام، اور علماء جو آئے دن کسی نہ کسی پاکستانی مرد یا عورت پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے رہتے ہیں۔ قرآن کی المناک خلاف ورزی کرنے والے ان مسلمانوں کے بارے میں انگشت بدنداں رہے۔

اہل اسلام میں عصبیہ کی یہ المناک موت، اہل تثلیث کی بار بار عود کرنے والی اسلام دشمنی، ہمارے حاکموں کی آستان فرنگ پر جبیں سائی، نہ کسی کالم نگار کو دکھائی دی، نہ کسی سیمینار کا موضوع بنی، اور بنتی بھی کیسے، مسلمان ملکوں کے اکثر دانش ور، اور اہل قلم تو اپنے اپنے قصر شاہی کے طواف ہی سے فارغ نہیں ہوتے عراق کی تباہی کے بعد، فرزندان تثلیث ٹینکوں اور توپوں سمیت، بوسنیا کی مسلمان ریاست پر چڑھ دوڑے۔ عیسائی قیادت کو بحیرہ ایڈریاٹک کے کنارے، یورپ کے عین وسط میں اہل ایمان کی ایک چھوٹی سی ریاست خار پیکر ہے۔ بوسنیا کے مسلمان ہلاک ہو رہے ہیں۔ وہاں کی عورتیں بربریت کا نشانہ بن رہی ہیں۔ گلوب کے نیو آرڈر کے عیسائی علمبردار، نیویارک میں بیٹھے، سربیائی حملہ آوروں کو طویل مہلت دینے کے لیے ہر ممکن تاخیری حربہ استعمال کر رہے ہیں۔ عالم اسلام کا ردعمل نہ ہونے کے برابر ہے اسلام آباد وقفے وقفے سے سربیائی جارحیت کی مذمت کر رہا ہے۔ ریاض کی بادشاہی نے بوسنیا میں یتیم ہونے والے ہزار بچوں کو متبنیٰ بنانے کا اعلان کیا ہے، اسلامی کانفرنس کی تنظیم عیسائی انجمن اقوام پر نظریں لگائے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہے۔ سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم پچاس سے زیادہ بزعم خویش آزاد مسلمان ممالک یہ بھی نہیں کر سکے کہ بوسنیا میں محصور مسلمانوں کو اسلحہ ہی پہنچائیں وجہ یا مال اسلحہ کی کمی نہیں۔ وجہ فرنگی آقاؤں کی برہمی کا خوف ہے۔

وہ سرکاریں، وہ قائدین اور اسلامی اقلیموں میں اقتدار کے وہ شہسوار جو صبح شام قرآن شناسی، اور شریعت فروزی کی تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ نہ جانے کس دین کے پیرو ہیں۔ ان کا طرز عمل اور کچھ بھی ہو، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے مختلف ہے۔ خلیج بنگال سے لے کر بحیرہ کیسپین تک، امت اسلامیہ کی متعدد قومیں اور مملکتیں، اقبال کو اپنا ملی مفکر اور شاعر گردانتی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ،

تہران ہو گر عالم مشرق کا جنیوا
شاید کرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے۔

شاید اب اسلامی ممالک کا یو این او کو خدا حافظ کہنے کا وقت آگیا ہے شاید ایک اسلامی انجمن اقوام جنم لینے کے لئے مضطرب ہے۔ یا شاید احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تناظر میں ان علامتوں کو مزید فروغ ملے گا جو قرب قیامت کا پتہ دیتی ہیں، اگر اسلام کے مقلدوں میں عصبیہ کا یہی فقدان رہا، تو شاید وہ وقت دور نہیں جب حدیث نبویؐ کے مطابق اسلام واپس مدینے یوں جائے گا۔ جیسے کوئی سانپ اپنے بل میں لوٹے یا شاید، یا شاید..... عالم غیب سے کوئی تقدیر لاہوتی کا نزول ہونے والا ہو۔ کسے معلوم، خدا کی باتیں خدا ہی جانے، جو صورت حال سامنے ہے اس پر ہر ذی ہوش کلمہ گو کا دل اذیت میں ہے، اور کیوں نہ ہو کہ

قافلہ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۹ نومبر ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

عبور کرنے کی خواہش رکھنے والوں کو روکنا بھی کوئی آسان کام نہیں تھا۔ لوگوں کے جذبات اتنے مشتعل ہو چکے ہیں کہ وہ کچھ بھی کر گزریں گے۔

مسیحیوں کا احتجاج

کانفرنس میجر سپیریئرز آف پاکستان جو عیسائیوں کا ایک اعلیٰ ترین فورم ہے نے گزشتہ روز (جمعہ) حکومت کے اس فیصلے کی مخالفت کا اظہار کیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے اور حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس فیصلے کو واپس لے۔ کانفرنس کے مسٹر ڈونن بائیسر وائس پریذیڈنٹ جیمز چنن اور مسز آرسین انتھونی جو اس فورم کی خواتین کی صدر ہیں نے صدر مملکت غلام اسحٰق خان کو ایک تار دیا جس میں کہا گیا کہ یہ مسئلہ عیسائیوں کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا کیونکہ اس کے نتیجہ میں انہیں محرومی کا احساس ہوگا اور اپنے غیر محفوظ ہونے کا کیونکہ مذہب کی بنیاد پر ان سے ناروا امتیازی سلوک کیا جائے گا۔ تار میں کہا گیا ہے کہ اس طرح عیسائیوں کو ملک کے دوسرے درجہ کے شہری بنا دیا جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں بنیادی اور دستوری حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے اسی تار میں مذہبی امور کے وفاقی وزیر کے متعلق بھی اس پریشانی کا اظہار کیا گیا کہ انہوں نے جو یہ کہا ہے کہ پاکستان صرف مسلمانوں کی کوشش سے بنا ہے یہ غلط ہے عیسائیوں نے نہایت قابل قدر کوششیں کی تھیں کہ پاکستان کا قیام عمل میں آجائے اور پاکستان کو ایک مضبوط ملک بنانے میں کسی دوسرے فرد سے پیچھے نہیں ہیں۔ عیسائیوں کی خدمات جو انہوں نے تعلیم اور صحت کے محکموں میں پیش کی ہیں وہ بھی خاصی قابل قدر ہیں یہ بات بھی اس تار کے پیغام میں کہی گئی ہے اس تار کی کاپیاں وزیر اعظم وزیر داخلہ وزیر مذہبی امور کارڈینل جوزف کارڈیرو (CORDIERO) جو بشپز کانفرنس کے صدر ہیں کو بھیجی گئی ہیں۔ اسی دوران پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی نے سندھ اسمبلی کو مبارکباد دی ہے اور سندھ کے رکن اسمبلی سلیم کھوکھر کو بھی۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ سندھ اسمبلی ہی نے سب سے پہلے مسلمانوں کے لئے الگ خطے کے قیام کی قرارداد پاس کی تھی۔ اور اب بھی سندھ اسمبلی ہی کو یہ توفیق ملی ہے کہ وہ ایک ایسی بات کی مخالفت کرے جس سے ملک کو نقصان پہنچنا لازمی امر ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید خرم کامران ولد مکرم رشید احمد انیس صاحب جو کہ ایف ایس سی کا طالبعلم ہے۔ پی آئی ایم ایس کمپلکس کے گردے کے وارڈ میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں گردے کام نہیں کر رہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

○ مکرم رؤف احمد ابن مکرم فرزند علی صاحب حال جرمنی کچھ دنوں سے پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ماسٹر محمد اسحٰق صاحب طاہر آباد ربوہ کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد خان صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ بیمار ہیں اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ضرورت ہے

○ لاہور میں ایک تجارتی ادارے کو ویلڈنگ اور دھات کا کام کرنے والے کاریگروں کی ضرورت ہے۔ جنہیں ۱۵۰۰ سے ۳۰۰۰ روپے تک حسب لیاقت ماہانہ تنخواہ دی جائے گی۔ اسی طرح دیگر کارکنان کی بھی ضرورت ہے۔ جنہیں ۱۰۰۰/- روپے تک ماہوار معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند افراد صدر جماعت / قائد مجلس کی تصدیق سے اپنے کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ایوان محمود ربوہ۔

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ گوجر سنگھ لاہور کے چھوٹے بھائی بعمر ۶۵ سال یکم نومبر ۹۲ء کو کراچی میں انتقال فرما گئے۔ آپ کا تابوت کراچی سے بذریعہ جہاز لاہور پہنچا وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لایا گیا۔ جنازہ بیت مبارک میں ظہر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ہی دعا کرائی۔ آپ مکرم بابو محمد عبداللہ صاحب سابق نائب ناظر مال کے چھوٹے بیٹے تھے۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۳۳ میں امۃ السلام زوجہ میاں مبارک احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ لاہور نمبر ۳۵۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۳ تولہ۔ (۲) حق مہر ۲۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ السلام ۱/۱۹۷ پیپلز کالونی فیروز والا جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱ طاہر احمد بشر مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شوکت محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۳۴ میں میاں مبارک احمد ولد میاں نذیر محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۹۷ پیپلز کالونی فیروز والا جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع پیپلز کالونی فیروز والا شاہدرہ لاہور مالیتی ۲ ۱/۲ لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۴۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں مبارک احمد ۱/۱۹۷ پیپلز کالونی فیروز والا جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر احمد بشر مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شوکت محمود پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۶۳۵ میں فرحت اقبال بنت اقبال احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۷ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۴-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد ۲۸۵۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فرحت اقبال مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۷ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا عبدالکریم وصیت نمبر ۱۱۳۹۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ماسٹر اللہ داد خان وصیت نمبر ۲۷۰۔

مسل نمبر ۲۸۶۳۶ میں لطیفاں بی بی زوجہ قاری محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اونچے مانگٹ حال چک ۸۹ ج ب ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) سلائی مشین نقد وغیرہ ۱۷۲۰/- روپے۔ (۳) طلائی بالیاں وزنی ۸.۵ گرام مالیتی ۲۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ لطیفاں بی بی چک نمبر ۸۹ ج ب رتن P.O خاص ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد لطیف وصیت نمبر ۱۸۵۰۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ قاری محمد شریف وصیت نمبر ۲۷۴۱۶ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۳۷ میں نعیمہ درد زوجہ ڈاکٹر رب نواز مجوکہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/6 پیر محمد کالونی کالج روڈ سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۳۰۰۰۰/- روپے کے عوض ۱۳ ۱/۲ کنال سکنی زمین واقع موضع شیخ جلیل ساہیوال ضلع سرگودھا مالیتی ۱۰۰۰۰۰/- روپے (۲) دو گھڑیاں مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نعیمہ درد آف حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا حال A/6 پیر محمد کالونی کالج روڈ سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر رب نواز خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اشرف وصیت نمبر ۲۹۲۳۷۔

مسل نمبر ۲۸۶۳۸ میں عبدالعزیز ولد بشیر احمد قوم جٹ ڈرائیور پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ فتح الف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۹۲-۸-۲۰ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالعزیز ولد بشیر احمد صاحب چک ۸۴ فتح P.O ۸۸ فتح ضلع بہاولپور۔

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۷ ر نومبر۔ آج صبح سے آسمان ابر آلود ہے۔ رفتہ رفتہ سردی بڑھ رہی ہے۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت مسٹر محمد صدیق خان کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان اسلامی ملکوں کی کانفرنس میں جو اگلے ماہ کی یکم تاریخ کو جدہ میں ہو رہی ہے شرکت کرکے بوسنیا کے عوام کے دکھوں کے ازالے کی کوششوں میں حصہ لے گا۔ مسٹر کانجو نے جو پاکستان کے وفد کے سربراہ ہوں گے کراچی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے بوسنیا کے عوام کے لئے جو ہو سکتا تھا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سربیا پر صرف اقتصادی پابندیاں عائد کرنا کافی نہیں ہے اس سے صورت حال میں کوئی بہتری نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسلامی ملکوں کی کانفرنس پر زور دیں گے کہ وہ بوسنیا کے عوام کی مدد کے لئے اپنے بھرپور وسائل استعمال کرے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے دو روزہ میٹنگ ۲۸ نومبر کو اسلام آباد میں ہو گی۔

○ انٹرنیشنل انٹروسکوپک سرجری کانفرنس اسلام آباد میں شروع ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس ایک یورپی ادارے کے تعاون سے ہو رہی ہے اور اس میں پاکستان اور بیرون پاکستان سے عورتوں کی امراض کے ماہر اور سرجن شرکت کریں گے۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا ۴ رکنی وفد بھارت کے ہوم سیکرٹری سے بھارت میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر بات کرے گا۔ اس وفد کو کئی سال سے بھارت کے مسلسل انکار کے بعد اب دورہ کی اجازت ملی ہے۔ وفد کے سربراہ مسٹر این مارٹن ہیں تاہم وفد کے کسی رکن کو کشمیر، پنجاب یا مشرقی ہندوستان کے کسی شہر میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ایمنسٹی نے ان علاقوں میں جانے کی اجازت دینے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔

○ امریکہ کے نومنتخب صدر مسٹر بل کلنٹن نے وعدہ کیا ہے کہ امریکہ میں وائٹ ہاؤس اور کانگریس کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی کا نیا دور شروع ہو گا۔ بقول ان کے دونوں اداروں کے درمیان جو سرد جنگ کئی سال سے جاری ہے اب اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ مسٹر کلنٹن دونوں اداروں میں بہتر تعاون پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ کانگریس میں ڈیموکریٹک پارٹی کی اکثریت ہے اور مسٹر کلنٹن بھی ڈیموکریٹ ہیں جبکہ صدر جارج بش ری پبلکن ہونے کی وجہ سے کانگریس کا تعاون حاصل نہیں کر سکے تھے۔

○ فصلوں کو قدرتی آفات سے بچانے کے لئے چھ روزہ بین الاقوامی ورکشاپ ہفتے کے دن فیصل آباد میں شروع ہو گی اس میں ملکی اور غیر ملکی ماہرین شرکت کریں گے۔ اس میں ایسی جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ پر غور کیا جائے گا جو حیاتیاتی سائنس نے جدید تحقیق کے ذریعے حاصل کئے ہیں۔

○ ماریشس پاکستان سے باسمتی چاول درآمد کرے گا یہ بات پاکستان میں ماریشس کے ہائی کمشنر نے وزیر تجارت مسٹر نعیم خان سے ملاقات کے بعد بتائی پاکستان کا ایک تجارتی وفد بہت جلد برآمدات کے امکانات بڑھانے کے لئے ماریشس کا دورہ کرے گا۔

○ ایران کے جنوبی صوبے میں سڑک کے ایک حادثے میں ۴۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک بس اور ایک آئل ٹینکر کے درمیان تصادم کے نتیجے میں لگنے والی آگ سے ایک پولیس چوکی اور ایک کار بھی جل کر راکھ ہو گئی۔

○ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان ڈیمرل اگلے ماہ جاپان کا دورہ کریں گے۔ ترکی اور جاپان کے وزرائے اعظم کے درمیان بات چیت کے ایجنڈے میں اقتصادی مسائل سرفہرست ہیں۔

○ ویت نام کا جو ہوائی جہاز طوفان کے باعث پچھلے ہفتے لاپتہ ہو گیا تھا اس کی تلاش کا کام شدید خراب موسم کے باعث ملتوی کر دیا گیا ہے اس جہاز پر ۹ غیر ملکیوں سمیت کل ۳۱ مسافر سوار تھے۔ یہ ہوائی جہاز ہوائی اڈے پر اترنے سے صرف چند منٹ قبل لاپتہ ہو گیا تھا۔

بقیہ ص۷ سے آگے

گواہ شد نمبر ۱۔ ماسٹر مسعود احمد سابق صدر جماعت چک ۸۴ فتح ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ افتخار احمد معلم چک ۸۴ فتح ضلع بہاولپور

بقیہ: ص۱ سے آگے

ہیں۔ یہاں ہے مقابلہ وقت کا۔ اس معنی میں مقابلہ کہ اپنی ماؤں سے کہیں کہ آپ ہمارے سامنے گالی نہ دیں۔ ہم آپ کے سامنے گالی نہیں دیں گے۔ ہم کہیں بھی گالی نہیں دیتے۔ اس لئے آپ بھی اپنی زبان کو پاک کریں۔ نصیحت کا رخ آپ کی طرف سے ماؤں کی طرف چلنا چاہیئے۔ یہ بھی شکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے بچوں پر ماؤں کا اتنا احسان ہے کہ جب آپ ان کو نیک بات کہیں گے تو آپ ان کے احسان کا بدلہ ادا کر رہے ہوں گے۔ پس ہرگز کسی کو گالی نہیں دینا۔ زبان کو ہمیشہ پاک رکھنا ہے۔"

(از تقریر فرمودہ ۱۶ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء)

اوقاتِ کار کیور ٹو کلینک
موسم سرما
پہلا وقت: ۸-۳۰ تا ۲-۰۰
دوسرا وقت: ۴-۰۰ تا ۶-۳۰
کیور ٹو کلینک، گول بازار، ربوہ فون ۴۶۶ / ۷۷۱
انچارج: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

پتہ

ڈرمیکس۔ ڈرمو کیور کریم
خارش، داد، چنبل، اگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور دیگر بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم۔ انگریزی یونانی اور ہومیوپیتھک سٹورز سے بھی مل سکتی ہے۔
تیار کردہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک، چمن بازار ربوہ

خدام کے لئے سنہری موقعہ
(۱) ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ -/۸۰۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائے گی۔
(۲) آفس ورک کیلئے آدمی۔ تعلیم کم از کم میٹرک (عمر ۲۵ تا ۳۵ سال)
میاں بھائی
پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور
فون ـــــ ۷۱۱۷۷۹ ـــــ ۷۱-۹۳۶

حبوب مفید اطہرا
۱۵ گرام- ۱۶/-
۶۰ گرام- ۴۸/-
اکسیر اولادِ نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے
زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے
روشن کاجل
۵/- روپے
تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ